رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
"الفضل"
قادیان

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	مورخہ ۱۱ رجب ۱۳۵۶ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۱۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½ ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور نزلہ کی تکلیف ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کو کسی قدر کمر درد کی شکایت ہے لیکن ضعف ابھی بدستور ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صاحبزادہ حنیف احمد ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ایک پھوڑے کی وجہ سے تکلیف ہے۔ دعائے صحت کیجائے۔

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سری گوبندپور ضلع گورداسپور سے واپس آ گئے ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی جتوئی ضلع مظفر گڑھ اور ملک محمد عبد اللہ صاحب

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حیاتِ جاودانی کے طلب گاروں کو مژدہ

"ہمیشہ کی زندگی بجز خدا تعالےٰ کے کسی کا حق نہیں وہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ پس انسانوں میں سے اسی انسان کو یہ جاودانی زندگی ملتی ہے۔ جو غیر اللہ کی محبت سے اپنا تعلق توڑ کر اور اپنی محبتِ ذاتی کے ساتھ خدا تعالےٰ میں فنا ہو کر ظلی طور پر اس سے حیاتِ جاودانی کا حصہ لیتا ہے۔ اور ایسے شخص کو مردہ کہنا ناروا ہے کیونکہ وہ خدا میں ہو کر زندہ ہو گیا ہے۔ مُردے وہ لوگ ہیں۔ جو خدا سے دور رہ کر مر گئے۔ پس سخت کافر اور بے دین اور مشرک وہ لوگ ہیں۔ جو بغیر پانے محبتِ ذاتی اور وصال الٰہی کے تمام ارواح کی نسبت انادی اور قدیم زندگی کے قائل ہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے۔ کہ کسی چیز کی بجز خدا کے کوئی ہستی نہیں محض خدا ہے۔ جس کا نام ہست ہے۔ پھر اس کے زیر سایہ ہو کر اور اس کی محبت میں محو ہو کر واصلوں کی روحیں حقیقی زندگی پاتی ہیں اور اس کے وصال کے بغیر زندگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں کافروں کا نام مردے رکھتا ہے۔ اور دوزخیوں کی نسبت فرماتا ہے۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جہنم لا یموت فیہا ولا یحیی۔ یعنی اس لئے نہیں مرے گا۔ کہ دراصل وہ تعبدِ ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا وجود ضروری ہے۔ اور اس کو زندہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ حقیقی زندگی وصال الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور حقیقی زندگی عین نجات ہے۔ اور وہ بجز عشقِ الٰہی اور وصال حضرت عزت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر غیر قوموں کو حقیقی زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم التبلیغ احمدیت کی تبلیغ کے لئے ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء

ہر احمدی یوم التبلیغ کو جہاں تک ہوسکے تمام دوسرے کاموں سے فارغ ہو کر حتی الوسع تمام وقت تبلیغ میں صرف کرے۔ اور نہایت نرمی و ہمدردی اور خوش خلقی سے بغیر کسی بحث و جدال اور جھگڑا پیدا کرنے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام ہدایت پہونچا کر مسلمانوں کو اسلام کی طرف سچے طور سے رجوع ہونے اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دے۔ اور لوگوں کے اعتراضات کو نہایت صبر و سکون سے سنکر نرمی اور خیر خواہی میں ڈوبے ہوئے طریق سے کلام کرے۔

یوم سیرۃ النبی ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء

یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک و مطہر و مقدس زندگی کے سبق آموز و ہدایت افروز حالات مسلمانوں میں تازہ کرنے اور غیروں میں شائع و نمایاں کرنے کے لئے ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۷ء بروز اتوار ایک جلسہ کیا جائے جس کے لئے ہر طرح کا سامان پہلے سے تیار ہو۔ یعنی مقررین کا تقرر جلسہ گاہ کا مقام و وقت اور صدر جلسہ کا انتخاب اور حاضرین کی نسبت معمولی آرام و ضروریات کا مہیا کرنا وغیرہ۔

اس سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جامع صفات زندگی کے حالات میں سے صرف (۱) جنگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے سلوک اور اس بارہ میں حضور کا اسوۂ حسنہ (۲) دعائیں (۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مستقبل کے متعلق پیشگوئیاں ہوں گے۔ ہر احمدی کے لئے ان ہر دو روز کے کام میں حتی المقدور پوری تندہی سے حصہ لینا لازمی ہے لیکن عہدہ داران جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ سب افراد سے کام لینے کا انتظام کریں خواہ متفرق کاموں کے لئے مختلف اشخاص کو علیحدہ علیحدہ مقرر کیا جائے اور خواہ کمیٹیاں بنائی جائیں۔ جو بڑی جماعتوں میں ایک ایک حصہ کام کا پورے انتظام کا ذمہ لیں۔

تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ منافقین کے ذریعہ جو فتنہ پیدا ہوا ہے۔ اس کا پوری طرح انسداد کیا جائے۔ اور اس کے بد اثرات کو زائل کرنے میں پوری سعی دکھائی جائے۔

نوٹ:۔ ہر دو تقاریب کے بعد مفصل رپورٹیں بھی ضرور بھیجیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان میں پبلک کے لئے ٹیلیفون کا انتظام

قادیان کی عام پبلک کے آرام و سہولت کے لئے کوشش کی جارہی تھی۔ کہ ٹیلیفون کے پبلک کال کا انتظام ہو جائے۔ سو خوشی کی بات ہے۔ کہ محکمہ نے ڈاک خانہ میں یہ انتظام کر دیا ہے۔ اس فون کا نمبر ۷۰۲ ہے۔ اور اوقات صبح ۸ تا ۱۰ اور پھر ۱۲ تا ۵ دو آنے مقامی فون کی فیس ہے ؎

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۶ ستمبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؎

۱۱۳۱	رحمت نور صاحبہ	ضلع امرتسر
۱۱۳۲	امام بی بی صاحبہ	” گورداسپور
۱۱۳۳	برکت اللہ خان صاحب	آگرہ
۱۱۳۴	مقبول احمد صاحب	”

ایک غیر احمدی کی درخواست دعا

ایک صاحب لکھتے ہیں:۔

بخدمت جناب حضرت میاں بشیر الدین صاحب محمود احمد خلیفۃ المسیح قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

حضور بندہ اس وقت تک غیر احمدی ہے لیکن حضور کی دعاؤں پر کامل یقین رکھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے میرے گھر انہی ایام میں امیدواری ہے۔ اس لئے نہایت ادب سے ملتجی ہوں۔ کہ حضور اللہ تعالےٰ سے دعا کریں۔ کہ وہ اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمائے۔ حضور یہاں احمدیوں کے نام لیوا کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خاکسار کو حضور کی دعاؤں پر کامل یقین ہے۔ دعا کے بعد عاجز کو اطلاع دیں۔ کیونکہ یہاں دشمنی پیدا ہونے کا خدشہ ہے حضور ان لوگوں کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ سب کو صراط مستقیم کی توفیق عطا فرمائے۔ بذریعہ اخبار الفضل تمام احمدی دوستوں کو بھی خلوص دل سے دعا کا حکم فرمائیں ؎ الفضل۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں ؎

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے نانا مولوی عبد الحمید صاحب زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الواحد قادیان (۲) میری لڑکی اختر النساء بیگم بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار دوست محمد خان ایم۔ اے رہتک (۳) خاکسار کی بھانجی نورجہاں بیگم کو ٹی بی کی شکایت ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں۔ عبد الغفار الہ آباد (۴) بعض مخالف میرے درپے آزار ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ خاکسار عنایت اللہ

اعلانات نکاح

زراعتی فارم جھنگ

(۱) ۱۳ ستمبر کو شیخ نبی بخش صاحب کی لڑکی مبارکہ بیگم کا نکاح بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر بابو محمد شفیع صاحب ولد میر محمد صاحب نوشہرہ ککے زئیاں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھا۔ خاکسار حکیم محمد قاسم قریشی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ (۲) میرے بھائی ارشاد احمد کا نکاح اکبری بیگم ہمشیرہ غلام احمد صاحب کے ساتھ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء کو مولوی برکت علی صاحب لائق نے بمقام لدھیانہ بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر پڑھا۔ خاکسار محمد احمد ایڈووکیٹ کپور تھلہ

ولادت۔ خاکسار کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے ۱۲ ستمبر لڑکا تولد ہوا احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد یعقوب چغتائی قادیان

428

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ رجب ۱۳۵۶ھ

"اخبارات میں شرمناک اشتہارات" اور "پیغام صلح"

بغض۔ اور کینہ کس طرح انسان کو اندھا کر کے عقل و خرد۔ اور انصاف و دیانت سے عاری کر دیتا ہے۔ اس کی مثالیں ان دنوں غیر مبایعین کا آرگن "پیغام صلح" پے در پے پیش کر رہا ہے۔ جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے شوق میں اس اخبار سے تعلق رکھنے والے اتنا بھی نہیں دیکھ سکتے۔ کہ جو اعتراض وہ بڑے زور شور سے کر رہے ہیں۔ ان کی زد کہاں کہاں پڑتی ہے۔ اور آیا وہ خود بھی اس سے محفوظ ہیں۔ یا اس اعتراض کے اصل مورد وہ خود ہی ہیں:۔

۱۳ ستمبر کے "پیغام" میں مدیر "پیغام" نے اخبارات کے لئے معلم اخلاق کی حیثیت اختیار کرتے ہوئے "اخبارات میں شرمناک اشتہارات" کے عنوان سے چند سطور لکھی ہیں۔ جن میں ناصحانہ انداز میں رقمطراز ہے:۔

"شرمناک اشتہارات کی اشاعت ہندوستانی بالخصوص اردو اخبارات کے دامنِ اخلاق پر ایک ایسا سیاہ داغ ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ساری دنیا کی نظروں میں ذلیل ہو رہے ہیں جہاں تک اردو اخبارات کا تعلق ہے سارے ہندوستان میں صرف چند ایسے پرچے ہوں گے۔ جو اس گناہ کے مرتکب نہ ہوتے ہوں۔ اس بارہ میں سب سے زیادہ قابلِ افسوس اور پست طرزِ عمل بعض ان اخبارات کا ہے۔ جو مذہبی کہلاتے ہیں۔ اور اخلاق و تقوٰے کے اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں۔ لیکن ان کے کالموں میں اشتہارات ایسے شائع ہوتے ہیں۔ جو پڑھنے والوں کو شیطانی افعال کی تحریک کرتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چند سال سے (الفضل) میں بھی شرمناک امراض اور مقویات کے بازاری طرز کے اشتہارات کی بھرمار ہو رہی ہے۔ اگر اخبارات اور ان کے مندرجات کو قوموں اور جماعتوں کی ذہنیت اور جسمانی و اخلاقی حالت کا آئینہ سمجھ لیا جائے۔ تو یقیناً دنیا اس جماعت کے متعلق کوئی اچھا خیال قائم نہیں کر سکتی۔ جس کا کہ "الفضل" آرگن ہے۔ مثلاً اس اخبار کی ۱۰۔ ستمبر کی اشاعت میں جنرل منیجر زنانہ دواخانہ دہلی کی طرف سے ایک اشتہار "سوزاک کی دوا چھ سال کے بعد ملی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ یہ دواخانہ غالباً کسی قادیانی کا ہی ہوگا۔ ایک زنانہ دواخانہ کی طرف سے ایک مذہبی اخبار کے صفحات میں اس عنوان کے اشتہار کی اشاعت جس قدر معیوب ہے۔ اس کا اندازہ ہر ایک شریف و عقلمند انسان کر سکتا ہے"۔

معلوم ہوتا ہے۔ آریہ سماجیوں کی گود میں پرورش پانے اور ہوش سنبھالنے کی وجہ سے مدیر "پیغام" کا معیارِ اخلاق خاص نوعیت کا بن چکا ہے۔ ورنہ اشتہارات کے متعلق اس رنگ میں اسے خامہ فرسائی کی ضرورت نہ پیش آتی۔ اور اس قسم کے الفاظ اگر اسکے دماغ میں آتے۔ تو شرم و حیا اور ادب و احترام کے جذبات اس کے قلم کو روک دیتے۔ کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ وہ لوگ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہنے کا دعوٰے ہے اور وہ جو احمدیت کی تعلیم کے واحد اجارہ دار بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف اپنوں کو بلکہ غیروں کو بھی درسِ اخلاق سکھانے کا کام ایک ایسے شخص کے سپرد کر رکھا ہے۔ جس نے آریہ بن کر ایک غیر مسلم کی حیثیت سے آریوں میں تربیت پائی۔ اور اس وقت تک انہی میں رہا۔ جب تک کہ اس کے لئے وہاں رہنا ناممکن نہ ہوگیا۔ ایسے شخص سے کیا توقع ہو سکتی ہے کہ وہ احمدیہ لٹریچر۔ اور احمدیہ تاریخ سے واقفیت حاصل کرے اور گزشتہ واقعات کی اس کی نظر میں کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مدیر صاحب پیغام صلح جب بھی جماعت احمدیہ کے خلاف قلم اٹھاتے ہیں۔ تو ان کے حملہ کی زد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے زمانہ کے واقعات پر بھی پڑتی ہے یہی صورت اشتہارات کے متعلق انہوں نے پیدا کر دی ہے۔ کیونکہ انہوں نے "الفضل" کے ذمہ جو جرم لگایا ہے۔ وہی ان اخبارات پر عائد ہوتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جب کہ مدیر پیغام کے "حضرت امیر" اور "دیگر اکابر" ہی اعلٰے کارپرداز اور تمام محکموں کے انچارج تھے۔ شائع ہوتے رہے ہیں۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ خود "پیغام صلح" کے صفحات پر انہی دنوں نہایت ہی شرمناک اشتہارات درج ہو رہے ہیں۔ مگر یہ چیزیں تو اسے نظر آئیں۔ جس کی آنکھیں کھلی ہوں۔ جس کو بغض و کینہ نے بینائی سے محروم کر دیا ہو۔ وہ کیسے دیکھ سکتا ہے:۔

بات یہ ہے۔ کہ "الفضل" میں اشتہارات اس قدر احتیاط سے درج ہوتے ہیں۔ کہ کسی اور اخبار میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ وہ مشتہر اشتہارات جو دوسرے اخبارات بڑی شان سے درج کرتے ہیں۔ "الفضل" ہا بالکل الفاظ بدل کر اور از سرِ نو اشتہار لکھ کر شائع کئے جاتے ہیں۔ پھر ہمارے پاس ایسے اشتہارات کے پلندوں کے پلندے پڑے ہیں۔ جو چھپنے کے لئے معہ پیشگی قیمت آئے۔ مگر ہم نے ان کو شائع کرنے سے اس لئے انکار کر دیا کہ ان میں کسی بیمار کا علاج نہیں بلکہ عیش و عشرت کے سامان کا ذکر تھا۔ چونکہ جماعت احمدیہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی پر ہے اس لئے اس میں ہر روز نئے نئے لوگ داخل ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے کسی کا اپنی گزشتہ زندگی میں گرد و پیش کے حالات کی وجہ سے کسی مزمن مرض میں مبتلا ہو جانا بھی ممکن ہو سکتا ہے اس لئے امراض کی دوا کے اشتہارات نہایت احتیاط۔ اور مناسب الفاظ میں درج کر دیئے جاتے ہیں۔

"پیغام" کو اعتراض ہے کہ "الفضل" میں "شرمناک امراض" اور "مقویات" کے اشتہارات درج ہوتے ہیں۔ اور "شرمناک امراض" میں سے اس نے "سوزاک" کو پیش کیا ہے۔ لیکن اس بیچارے کو کیا معلوم ؟ کہ اخبار "بدر" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں بھی اس قسم کے امراض کی ادویات کے اشتہارات شائع ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "بدر" جلد ۱۹۰۶ء کے ۲۳ و ۲۴ و ۳۱ و ۳۹ وغیرہ پرچوں میں۔ سلسلہ احمدیہ کے ایک مخلص بزرگ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی طرف سے مزمن سوزاک کی دوا کا اشتہار شائع ہوتا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح کمزوری کے اشتہارات بھی چھپتے رہے ہیں۔ مثلاً ع۱۷ میں "دوکانہ بقائے نسل انسانی" کا اشتہار درج ہے۔ ع۱۲ اور ع۱۴ اور ع۱۵ و ع۱۶ میں "مردی سستی۔ سرعت۔ رقت ضعف باہ" کے اشتہارات احمدی و غیر احمدی مشتہرین کے درج ہیں۔ اگر مخفی امراض کی ادویات کے اشتہارات کی اشاعت ناجائز تھی تو کیوں نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ان کی ممانعت نہ فرمادی گئی اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا نہ کیا تو پیغام صلح کے "حضرت امیر" اور "دیگر اکابر" جن کو قوتِ قدسیہ نے مدیر صاحب پیغام کو اخلاقیات میں استاد کا درجہ عطا کیا ہے۔ کیوں اس وقت بروئے کار نہ آئی۔ اور کیوں اس زمانہ کے اخبارات کو اس قسم کے اشتہارات کی اشاعت سے روک نہ دیا گیا

مدیر پیغام ذرا ان فائلوں کو دیکھیں۔ اور بتائیں کہ اگر ان کے ہی مقرر کردہ اصول انہی کے الفاظ میں کوئی مخالف احمدیت یہ کہے۔ کہ اگر اخبارات اور ان کے مندرجات کو قوموں اور جماعتوں کی ذہنیت اور جسمانی و اخلاقی حالت کا آئینہ سمجھ لیا جائے۔ تو یقیناً دنیا اس جماعت کے متعلق کوئی اچھا خیال نہیں قائم کر سکتی جس کا کہ "بدر" آرگن ہے۔ تو وہ کیا جواب دیں گے۔ اس سوال پر غور کرتے وقت وہ اس بات کو بھی مدنظر رکھیں۔ کہ یہ سوال اس جماعت کے متعلق ہے جس میں ان کے "حضرت امیر" اور "دیگر اکابر" سب کے سب شامل تھے۔ بلکہ پیش پیش تھے۔

پھر اور دیکھئے خود اس معلم اخلاق کی ادارت میں شائع ہونے والے اخبار "پیغام" میں جس کے شذرہ میں الفضل میں ایک مرض کے علاج کے اشتہار پر اس قدر لے دے کی گئی ہے عیش و عشرت کے اشتہار شائع ہو رہے ہیں۔ مگر مدیر پیغام کی عقابی نگاہ جو الفضل کا اس قدر باریک بینی کے ساتھ جائزہ لینے کے لئے تیار رہتی ہے۔ وہ پیغام صلح کے صفحات دیکھتے وقت چندھیا جاتی ہے۔

مدیر پیغام ذرا سال رواں کی جلد ۲۵ کو سامنے رکھیں اور اس کا ع۱۹ نکال کر سب سے پہلے اس دوائی کو دیکھیں۔ جو "سوزاک کی ہر حالت کو بے نظیر ہے"۔ پھر ع۱۸ "سوزاک اور قرحہ کو نافع" اشتہار بغور مطالعہ کریں۔ اور ع۱۵ پر "دوائی آتشک زدمادہ" کے علاوہ آتشک کی دیگر تین اور سوزاک کی دو دواؤں اور پھر ان کے ساتھ "پچکاری سوزاک" کا بھی اشتہار ملاحظہ فرمائیں۔ اور اسی پرچہ میں نامردوں کو مرد بنانے والی چھ اکسیریں اور طلاء کے اشتہار پر بھی نظر ڈال لیں۔ شائد "شرمناک امراض" کے ساتھ "مقویات" کے اشتہار پر اعتراض کا جواب ان کو نظر آجائے پھر ع۲۱ پر "امساک بڑھانے والا مصالح پان" اور ع۲ پر "ڈبہ امساک" کے اشتہار بھی اگر ان کو نظر آسکیں تو دیکھ لیں۔ ع۳۷ پر "جریان اور رقت و سرعت کی لاجواب دوا" کے اشتہار پر غور کریں۔

مگر خیر یہ تو بیماریوں کی دوائیں ہیں جن پر ہم اعتراض نہیں کرتے ان کا ذکر تو محض مدیر پیغام کی ماؤف آنکھوں کے لئے بطور علاج کر دیا گیا ہے۔ اور بقول مدیر "پیغام" ان کے "دامن اخلاق پر سیاہ داغ" دکھایا گیا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر ہم یہ دکھاتے ہیں۔ کہ جو شخص الفضل میں ایک مرض کی دوا کے اشتہار پر اس قدر برہم ہو رہا ہے اس کی اپنی ادارت میں شائع ہونے والے اخبار میں کس قدر فحش ننگے اور عیاشی کے اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ پیغام ۳۶ء میں "طلاء رضا دتیزی" "طلاء ملذذ" "طلاء ملذذ شاہان" کے عنوانات سے چھپے ہوئے اشتہار ہر ایک صاحب بصارت دیکھ سکتا ہے

یہ چند حوالہ جات پیش کرنے کے بعد ہم مدیر پیغام سے پوچھتے ہیں۔ کہ بتائیے آیا یہ ٹھیک ہے کہ "اگر اخبارات اور ان کے مندرجات کو قوموں اور جماعتوں کی ذہنیت اور جسمانی و اخلاقی حالت کا آئینہ سمجھ لیا جائے۔ تو یقیناً دنیا اس جماعت کے متعلق کوئی اچھا خیال قائم نہیں کر سکتی۔ جس کا کہ پیغام صلح آرگن ہے" اور کیا وہ اخلاقی جرأت سے کام لے کر اب بھی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ اس قسم کے اشتہارات کی "اشاعت جس قدر معیوب ہے۔ اس کا اندازہ ہر ایک شریف و عقلمند انسان کر سکتا ہے"

آخر میں ہم پیغام صلح کے الفاظ میں ہی عرض کریں گے۔ کہ

"لاہوری پارٹی میں اگر کوئی صاحب احساس اور غیرت مند شخص موجود ہے تو ہم اس کو ضرور اصلاح کے لئے کہیں گے۔ لاہوری پارٹی نے عقائد اور دیگر معاملات میں اپنے طرز عمل سے احمدیت کو خوب جی بھر کے بدنام کیا ہے۔ کاش اس بارہ ہی میں وہ احتیاط کریں۔ اور اپنے قومی آرگن کو شریف با اخلاق اخبارات کا شیوہ اختیار کرنے پر مجبور کریں"۔

مذبح کے متعلق حکومت کو چیلنج

باوجود اس کے کہ حکومت ہند چھاؤنی لاہور کے مذبح کے متعلق نہایت تفصیلی بیانات شائع کر کے ہر قسم کی غلط فہمی کو دور کر چکی اور وضاحت کے ساتھ بتا چکی ہے۔ کہ اس کے جاری ہونے سے کوئی نئی بات رونما نہ ہوگی۔ بلکہ اس وقت تک جس قدر گائیں اور بیل فوجی ضروریات کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں۔ ان میں کمی واقعہ ہو جائے گی۔ مگر مذبح کے خلاف شور مچانے والے کھلم کھلا دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اور حکومت کو چیلنج کر رہے ہیں۔ کہ وہ کسی صورت میں بھی مذبح نہیں بنا سکتی۔ چنانچہ ۱۴ ستمبر کو باغبانپورہ میں مذبح کے خلاف جو جلسہ کیا گیا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے بابا کھڑک سنگھ صاحب نے جو کچھ کہا اسے اخبار "پرتاپ" (۱۷ ستمبر) نے "بابا کھڑک سنگھ کا چیلنج گورنمنٹ ہند کو" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ اور اس کے متعلق ان کے یہ الفاظ پیش کئے ہیں:۔

"اب ہمیں بیدار ہو جانا چاہیئے اور میدان عمل میں کود کر ہر قسم کی تکالیف برداشت کر کے بھی آزادی حاصل کرنی چاہیئے۔ بلکہ خود آزاد ہو کر غلام ملک کو بھی آزاد کرانا چاہیئے۔ آپ نے گورنمنٹ ہند کو چیلنج دیا۔ کہ یہ بوچڑ خانہ ہرگز ہرگز تعمیر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہم باشندگان پنجاب جملہ اقوام باہم ستیہ گرہ کرنے اور قربان ہونے کے لئے متحد ہو چکے ہیں۔"

ہندو اور سکھ کسی ایک آدھ دام افتادہ مسلمان سے مذبح کے خلاف آواز بلند کرا کر حکومت کو اس دھوکہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان بھی اس شورش میں ان کے ساتھ متحد ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے مسلمان ہندوستان میں گائے ذبح کرنے کے حق کے متعلق اس وقت تک بارہا جانی اور مالی قربانیاں ہندوؤں کے آگے پیش کر چکے ہیں۔ اور اب بھی ہندو اور سکھ اس میں مزاحم ہوتے رہتے ہیں۔ پھر کیا مسلمان سرکاری مذبح کی مخالفت کر کے گائے ذبح کرنے کے حق سے ہمیشہ کے لئے دست بردار ہونا چاہتے ہیں۔ اور وہ بھی ایسے وقت میں جبکہ اسی پنجاب میں انہی دنوں جگہ بجگہ مسلمانوں کو سکھ اور ہندو نشانۂ ظلم وستم بنا رہے ہیں۔ قطعاً نہیں چند قومی غداروں کی آواز کو مسلمانوں کی آواز قرار نہیں دیا جا سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامِ محمود کی رفعت

وصلِ الٰہی کی تڑپ رکھنے والوں کے لئے "قربت کا نشان"

مصلحین کی کوششوں کا نقطۂ مرکزی

اصلاحِ عالم کا بیڑہ اٹھانے والے وُہ بزرگ ترین نفوس جو خدا تعالےٰ کی طرف سے دُنیا میں اس لئے کھڑے کئے جاتے ہیں۔ کہ وُہ گم گشتگانِ راہِ ہدایت کو جادۂ صداقت پر قائم کریں۔ وُہ اگرچہ دُنیا میں سینکڑوں نہیں ہزاروں مہتم بالشان کام سرانجام دیتے ہیں۔ مگر ان کے تمام افعال اور ان کی تمام کوششوں کا نقطۂ مرکزی یہ ہوتا ہے۔ کہ وُہ محبوبِ ازلی کی محبت سے قلوب کو گرما دیں اور اس معشوقِ حقیقی کے لازوال عشق کی چنگاری ہر دل میں سُلگا دیں۔ جس نے روحوں پر اپنی محبت کا نمک چھڑکا ہ

اُن کا سمندِ طبع مشرق و مغرب کو اپنی جولانیوں کا آماجگاہ بناتا ہے۔ وُہ شمال اور جنوب میں گھومتا۔ اور زمین کے دُور افتادہ خطوں تک سے سعید ارواح کو اپنا دالہ و شیدا بنا لیتا ہے۔ مگر ان کا مقصدِ حیات اپنے نام و نمود کی خواہش یا اپنی عزت و عظمت میں ترقی نہیں ہوتا وہ اگر مادی عالم کے تختِ شاہی پر بیٹھیں۔ تب بھی خدا کی محبت کا درس لوگوں کو دیتے ہیں۔ اور اگر اس کی مشیت کے ماتحت انہیں فقر و فاقہ کی مصیبت برداشت کرنی پڑے۔ تب بھی وہ اسی ایک خدا کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ جس کے عشق میں وُہ دیوانہ ہو رہے ہوتے ہیں۔ ان کے چہرے انوارِ الٰہی کی بارش کے لئے بمنزلہ زمین ہوتے ہیں۔ ان کے دل اس کے کلام سننے کا آلہ ہوتے ہیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں اور ان کی آنکھیں۔ اور ان کے تمام جوارح صفاتِ الٰہیہ کے ظہور کا ایک ذریعہ ہوتے ہیں ہ

"قربت کا نشان"

دورِ حاضرہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم سے جس رفیع المنزلت انسان کو افواجِ احمدیت کا جرنیل بنایا ہے۔ اس کے متعلق بھی الہاماتِ الٰہیہ میں یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ وُہ "قربت کا نشان" ہوگا۔ یعنی الٰہی قرب اسکی وابستگی میں انسان کو حاصل ہوگا۔ الٰہی قرب کے اسرار و غوامض سے وُہ واقف و آگاہ ہوگا۔ اور دُنیا کو کشاں کشاں رب العزت کے آستانہ پر لا ڈالے گا۔ آؤ اب ہم دیکھیں۔ کہ یہ علامت آپ میں کس شان سے جلوہ گر ہُوئی۔ اور قربِ الٰہی کے حصُول کے دروازے آپ نے کس عمدگی سے بنی نوع انسان کے سامنے کھول کر رکھ دیئے ہ

عشاقِ الٰہی کی تسکین کا سامان

ہر شخص جو اللہ تعالےٰ کی محبت کا بھوکا ہوتا ہے۔ جب عشق سے بے تاب ہو جاتا۔ اور اپنی جان اور اپنا مال اور اپنی اولاد اور اپنی ہر چیز والہانہ رنگ میں اس پر نچھاور کرنے کے لئے تیار رہو جاتا ہے۔ تو اسے خالق سے نظر اٹھا کر مخلوق کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ خدا اس بات سے بے نیاز ہے۔ کہ کوئی روپیہ لے۔ وُہ اس بات سے بے نیاز ہے۔ کہ کسی کی اولاد کو وُہ اپنے لئے مانگے۔ وُہ اس بات سے بے نیاز ہے۔ کہ کوئی اور مادی چیز طلب کرے۔ حالانکہ یہی وُہ چیزیں ہیں۔ جو محبت کے جوش میں انسان قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر مصلحین عالم کوئی ایسے دروازے نہ کھولیں۔ جن سے عشاق تسکینِ روح کا سامان حاصل کریں۔ تو عاشقانِ الٰہی پر موت وارد ہو جائے۔ اور وُہ جیتے ہی مر جائیں۔ مگر جیسا کہ سید العاشقین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔ اور آپ کے بروزِ اطہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تمام دروازے کھولے۔ اس طرح موجودہ دور میں ہمارے اس آقا نے جو "قربت کا نشان" لے کر بارگاہِ الٰہی سے آیا ہے۔ ان دروازوں کو ہمارے لئے اور کھول دیا۔ اور عشاق کو صلائے عام دے دی۔ کہ آؤ۔ اور ان دروازوں میں داخل ہو کر اپنے محبوب پر فدا ہو جاؤ ہ

مال جان۔ اور اولاد کی قربانگاہیں

چنانچہ خدا کی راہ میں جب کسی انسان کو مال لٹانے کا جوش آئے۔ تو اس جذبۂ عشق کو پورا کرنے کے لئے وہ اپنے سامنے کئی دروازے کھلے پاتا ہے۔ وُہ دیکھتا ہے۔ کہ چندۂ عام کی تحریک جاری ہے۔ چندۂ توسیع مساجد کی تحریک جاری ہے۔ چندۂ جلسہ سالانہ کی تحریک جاری ہے۔ تحریک جدید کے مختلف شعبے اس سے مالی قربانی کا تقاضا کر رہے ہیں۔ دفتر مقبرۂ بہشتی موجود ہے۔ صدقات و خیرات کے فنڈز کھلے ہیں۔ اخبارات سلسلہ کی توسیع اشاعت اور اسے نادار مخلصین تک پہونچانے کی تحریک موجود ہے۔ غرض جونہی کسی انسان کے دل میں خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے مال کو قربان کرنے کا احساس پیدا ہوتا ہے اُسے اپنے سامنے کئی دروازے کھلے نظر آتے ہیں۔ پھر کبھی جوشِ عشق میں جب وہ یہ کہتا ہے۔ آؤ میں اپنے خدا کی راہ میں اپنی جان قربان کردوں۔ تو وقفِ زندگی کی تحریک جلی حروف سے اس کی نظروں کے سامنے آجاتی ہے۔ اور کئی ممالک اُسے اپنی طرف اس طرح آنکھیں اٹھائے نظر آتے ہیں۔ جس طرح شدتِ پیاس سے تڑپنے والا انسان پانی کے ایک گلاس کو دیکھتا ہے۔ پھر کبھی جوشِ عشق میں جب وُہ ابراہیمی نمونہ اختیار کرکے اپنی اولاد کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کرنے کے درپے ہوتا ہے تو ابھی یہ ارادہ اس کے دل میں ہی ہوتا ہے کہ اسے مدرسۂ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ اور بورڈنگ تحریک جدید نظر آجاتا ہے۔ کبھی اوقات کو خدمتِ دین میں خرچ کرنے کا خیال پیدا ہو۔ تو وُہ اپنے سامنے تبلیغ کے لئے وقفِ رخصت اور وقفِ اوقات کی تحریک۔ اور حفاظت اور پہرہ کے لئے احمدیہ کور پاتا ہے۔

غرض مالی۔ اور جانی قربانیوں میں سے کوئی قربانی ایسی نہیں۔ جس کے لئے موجودہ خلافت میں راستہ نہ کھلا ہو۔ اور چونکہ انہی قربانیوں کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اس لئے درحقیقت یہ تمام محکمے۔ اور یہ تمام تحریکیں "قربت کا نشان" ہیں۔ جو مصلح موعود کی ایک علامت قرار دی گئی تھی ہ

قربِ الٰہی کے ذرائع کا ایک مجمل خاکہ

پھر خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کے جو طریق ہمارے آقا و مطاع حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے ہیں۔ وُہ اس علم لدنی کا ایک بیّن ثبوت ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کو عطا ہُوا۔ آپ نے اس ضمن میں جو جو نکات اہلِ دُنیا کے سامنے پیش کئے۔ ان کا ایک مجمل خاکہ یہ ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ انسانِ کامل بننے کے لئے یہ ضروری امر ہے۔ کہ انسان کا تعلق خدا تعالےٰ سے بھی درست ہو۔ اور مخلوق سے بھی درست ہو خدا تعالےٰ سے تعلق کی درستی کے یہ معنے ہیں۔ کہ (۱) اُن افعال سے اجتناب کرے۔ جو اس تعلق کو توڑنے والے ہوں اور (۲) اُن اعمال پر کاربند ہو۔ جو اس تعلق کو بڑھانے والے ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح مخلوق سے تعلقات کی درستی کے یہ معنے ہیں۔ کہ (۱) انسان کا اپنے نفس سے تعلق درست ہو۔ یعنے ان امور سے مجتنب رہے۔ جو اس کے دل کو خراب کرنے والے ہوں۔ اور ان امور پر عمل کرے جن سے دل پاک ہوتا ہو (۲) اسی طرح اس کے تعلقات بنی نوع انسان سے بحیثیت جماعت درست ہوں۔ اور پھر نہ صرف انسانوں سے بلکہ خدا تعالےٰ کی دوسری مخلوق سے بھی اس کے تعلقات درست ہوں۔ اس تقسیم کے بعد آپ نے بتایا۔ کہ دین دو شقوں میں منقسم ہے۔ اول اخلاق دوم۔ روحانیت۔ انسان کے اعمال کا وہ حصہ جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ اخلاق کہلاتا ہے۔ اور وہی معاملہ جب خدا تعالےٰ سے کیا جائے۔ تو اسے روحانیت کہتے ہیں۔ تکمیل روحانیت کے لئے ان دونوں پہلوؤں کا درست ہونا ضروری ہے۔ اخلاق کے متعلق آپ نے فرمایا کہ خلق اس حالت کا نام ہے جبکہ طبعی تقاضے قوتِ فکر کے ساتھ ملا دیئے جائیں۔ اور ان تقاضوں سے کام لینے والی ہستی مقتدر ہو یعنے چاہے تو ان سے کام لے۔ اور چاہے تو ترک کر دے۔ اگر یہ افعال ایسے وجود سے ظاہر ہوں۔ جس میں قوتِ فکر نہ ہو۔ تو وہ طبعی تقاضے کہلاتے ہیں۔ جیسے حیوان کہ وہ بھی محبت اور پیار کرتے ہیں۔ مگر کوئی انہیں با اخلاق نہیں کہتا۔ پھر اگر یہ افعال ایسے وجودوں سے ظاہر ہوں۔ جنہیں خاص رنگ میں بنایا گیا ہو۔ جیسے نباتات یا جمادات۔ تو انہیں ظہورِ قدرت کہیں گے۔ اخلاق کے بعد اخلاقِ حسنہ کی تعریف کا سوال آتا ہے۔ وہ تعریف آپ نے یہ کی کہ جو افعال عقل اور شریعت کے ماتحت کئے جائیں۔ اور ساتھ ہی یہ بات بھی پائی جائے۔ کہ ان کا مرتکب اپنی مرضی اور ارادہ اور مقدرت سے ان افعال کو کرے۔ اور وہ اعمال خدا تعالےٰ کی صفات کے مطابق ہوں تو وہ اخلاق حسنہ کہلائیں گے ؎

انسانی اخلاق مادہ کے خواص کی ایک ترقی یافتہ صورت ہیں

پھر آپ نے بتایا کہ اخلاق کی جڑ چھ قوتیں ہیں۔ جو نہ صرف انسانوں میں بلکہ حیوانات اور نباتات اور جمادات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور ان ذرات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جن سے جمادات بنتے ہیں اور وہ یہ ہیں اول۔ قوتِ جذب یعنے کھینچنے کی طاقت جو ہر ذرہ میں پائی جاتی ہے۔ اور اس کے بالمقابل قوتِ میل ہے۔ یعنی کھینچ جانا اور جھکنا۔ دوم قوتِ دفع جس کے مقابلہ میں قوتِ اعراض ہے۔ سوم۔ قوتِ افنا جس کے مقابلہ میں فنا کی خصوصیت ہے۔ چہارم۔ قوتِ ابقا جس کے مقابلہ میں بقا کی خصوصیت ہے۔ پنجم۔ قوتِ اظہار جس کے مقابلہ میں ظہور کی خصوصیت ہے۔ ششم۔ قوتِ اخفا جس کے مقابلہ میں خفا یعنی چھپنے کی خصوصیت ہے۔ یہ چھ طاقتیں جو مادہ کے باریک سے حصہ میں پائی جاتی ہیں اخلاق کی بنیاد ہیں۔ اور یہی ترقی کرتے کرتے انسان میں ایک حیرت انگیز صورت میں ظاہر ہوتی ہیں اور انہی خاصیتوں کا ظہور جب انسان میں ایک نئے رنگ میں ہوتا ہے۔ تو اسے خلق کہتے ہیں۔ گویا یہ چھ خاصیتیں جب تک جمادات میں کام کرتی ہیں۔ انہیں طاقتیں کہتے ہیں۔ نباتات میں آتی ہیں تو انہیں حسّیں کہتے ہیں۔ حیوانات میں آتی ہیں تو انہیں طبعی تقاضے کہتے ہیں۔ اور جب انسان میں ارادہ اور فکر کے ماتحت ان کا ظہور ہوتا ہے تو انہیں خلق کہتے ہیں۔

جذب کی خصوصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال وہ عاشقانہ محبت ہے۔ جو ایک مرید اپنے پیر سے شاگرد استاد سے اور محب اپنے محبوب سے کرتا ہے۔ یعنے وہ اس کے حسن کو دیکھ کر جو قوتِ جذب رکھتا ہے۔ اس کی طرف جھک جاتا ہے۔ یہ قوت جب عقل اور مقتضائے وقت کے ماتحت ہو۔ تو خلق حسن کہلائے گی اور جب ایسی نہ ہو تو آوارگی کہلائیگی ؎

قوتِ دفع سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال میں بہادری کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ گالیاں دینے کی عادت بھی اسی خاصیت کی ایک شاخ ہے کیونکہ اس کی غرض بھی دوسرے کے الزام یا حملہ یا ظلم کو اپنے سے دور کرنا ہوتی ہے۔

فنا کی خاصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے تہوّر جذبۂ تہور میں انسان فنا ہونے کا فیصلہ کر لیتا ہے۔ دوسری مثال اس جذبہ کی احسان ہے۔ جس میں ایک شخص دوسرے کے لئے اپنا حق چھوڑ کر ایک حد تک اپنے لئے فنا کا سامان پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح افنا کی خاصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال قتل و غارت ہے۔ کہ ان اخلاق کی تہ میں افنا کی خواہش ہوتی ہے ابقا کی خاصیت کے ماتحت پیدا ہونیوالے اخلاق کی مثال میں سخاوت اور احسان کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ قوتِ اظہار کے ماتحت افشاء سر۔ ریاء۔ بے حیائی اور صدق پیدا ہوتے ہیں۔ اور قوتِ اخفا کے نتیجہ میں جھوٹی گواہی رازداری اور جھوٹ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ غرض انسانی اخلاق مادہ کے خواص کی ایک ترقی یافتہ صورت ہیں۔

با اخلاق کسے کہتے ہیں

اس کے بعد آپ نے بتایا کہ با اخلاق اسے نہیں کہتے۔ جس میں سب خوبیاں ہی خوبیاں پائی جائیں۔ بلکہ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں۔ وہ اچھے اخلاق والا ہے۔ اور جس کی بدیاں زیادہ ہوں وہ بد اخلاق ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ اخلاق خواہ کسی حد تک گر جائیں انکی اصلاح ہوسکتی ہے۔ آپ نے اس سوال کو بھی حل کیا۔ کہ فطرت کا میلان نیکی کی طرف ہے یا بدی کی طرف۔ آپ نے بتایا کہ فطرت کا میلان نہ نیکی کیطرف ہے نہ بدی کی طرف۔ ہاں اللہ تعالےٰ نے انسان کو یہ مقدرت دی ہے کہ وہ اپنی قابلیتوں کو نیک یا بد طور پر استعمال کرسکے۔ پس وہ سیدھا راستہ دکھا کر چھوڑ دیتا ہے۔ کسی راہ پر چلنے کے لئے مجبور نہیں کرتا۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ دنیا میں برائی زیادہ نہیں بلکہ نیکی زیادہ ہے۔ لوگ اس وجہ سے بدی کو غالب سمجھتے ہیں کہ (۱) وہ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کافر زیادہ ہیں اور مومن کم (۲) اکثر انسانوں میں عیوب زیادہ ہیں۔ مگر یہ دونوں امور ہرگز ثابت نہیں ہوتے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں کافر کہلانے والے زیادہ ہیں کافر زیادہ نہیں چنانچہ اگر تحقیق کیجئے تو اکثر آدمی وہی ہیں گے۔ جن پر باطنی حجت پوری نہیں ہوئی۔ اور گو ان کا نام ظاہر شریعت کی بناء پر کافر ہی رکھا جائے مگر ان میں خدا کے نزدیک کفر کی حقیقت نہیں پائی جاتی۔ دوسرے انسانوں کے اعمال کو مجموعی طور پر دیکھ کر یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ لوگوں میں اکثر نیکیاں ہیں اور بدیاں کم ہیں۔ ہاں بدی چونکہ نمایاں نظر آتی ہے۔ اس لئے لوگ اس کا پلہ غلطی سے بھاری سمجھتے ہیں۔ اخلاق کی اس بحث کے بعد آپ نے بتایا کہ باکمال انسان وہ ہے جو اس حد تک گناہ سے بچے۔ کہ اس کی روح ہلاکت اخروی سے بچ جائے۔ اور اس حد تک نیکی کرے۔ کہ خدا تعالےٰ کی رضا کی طرف قدم مارنے کی قوت اس میں پیدا ہو جائے۔

گناہ پیدا ہونے کے وجوہ اور تربیت کے طریق

اس کے بعد آپ نے بتایا کہ گناہ وہ عمل ہے۔ جس سے انسان کی روح بیمار ہو جاتی ہے۔ اور رویت الٰہی کے قابل نہیں رہتی۔ اور نیکی وہ اعمال ہیں۔ جن سے انسانی روح کو اتنی صحت حاصل ہو جائے کہ وہ رویت الٰہی کے قابل ہو جائے۔ پھر آپ نے بتایا۔ کہ گناہ کی تین اقسام ہیں۔ [1] دل کا گناہ۔ [2] زبان کا گناہ۔ [3] جوارح کا گناہ۔ اسی طرح نیکی کی بھی تین قسمیں ہیں۔ دل کی نیکی زبان کی نیکی۔ جوارح کی نیکی پھر آپ نے بتایا

430

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ گناہ کی ابتدا مندرجہ ذیل امور سے ہوتی ہے۔ اوّل جہالت یا عدم علم سے۔ اس جہالت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مستقل۔ دوسرے عارضی۔ یعنی باوجود علم کے ایک وقت انسان جاہل کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور اس کے مندرجہ ذیل اسباب ہوتے ہیں:-

(۱) لالچ (۲) غصہ (۳) سخت ضرورت (۴) صحت کی خرابی (۵) سخت خوف (۶) سخت محبت (۷) انتہائی امید (۸) سخت مایوسی (۹) ضد (۱۰) خواہش کی زیادتی۔ (۱۱) خواہش کی کمی (۱۲) ورثہ دوسری چیز جس سے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ صحبت کا اثر ہے۔ گناہ کا تیسرا موجب غلط علم ہے اسی طرح (۴) عادت (۵) سستی و غفلت (۶) قوت موازنہ کا فقدان (۷) اور زمانہ کی مخفی رو بھی گناہ کے موجبات ہیں۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ اسلام نے سب سے پہلے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ کیا احتیاط کی جائے کہ گناہ پیدا ہی نہ ہونے پائے۔ چنانچہ آپ نے بتایا کہ گناہ بچپن سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر بدی بلوغ سے پہلے انسان کے دل میں جاگزیں ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ تربیت کی غلطی ہے

پس گناہوں سے اپنی اولاد کو محفوظ رکھنے کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ بچپن سے ہی گناہ کے دروازوں کو بند کیا جائے۔ چنانچہ بچے پر پہلا اثر ماں باپ کے ان خیالات کا ہوتا ہے جو اس کی پیدائش سے پہلے ان کے دلوں میں موجزن ہوتے ہیں۔ اور اس دروازہ کو بند کرنا سب سے پہلے ضروری ہے۔

پس چاہیئے کہ لوگ اپنی اولادوں پر رحم کر کے اپنے خیالات کو پاکیزہ بنائیں اور اگر ہر وقت پاکیزہ نہ رکھ سکیں۔ تو کم از کم صحبت کے وقت خیالات میں انتہائی پاکیزگی رکھیں۔ اسی لئے اسلام نے اس موقعہ پر یہ دعا کرنے کو کہا ہے۔ کہ الٰہی گناہ بُری چیز ہے۔ اس سے ہمیں اور ہماری اولاد کو محفوظ رکھ۔ اس کے بعد جب بچہ پیدا ہو تو (۱) اس کے کان میں اذان دی جائے (۲) اُسے صاف ستھرا رکھا جائے۔ یہ بات طب سے ثابت ہے کہ بچہ میں پہلے گناہ غلاظت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جب بچہ کا اندام نہانی صاف نہ ہو تو وہ اسے کھجلاتا ہے۔ اور اس طرح اسے شہوانی قوت کا احساس ہو جاتا ہے۔ (۳) غذا وقتِ مقررہ پر دی جائے۔ اس سے پابندئ وقت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ صحت درست رہتی ہے اور مل کر کام کرنیکی عادت پیدا ہوتی ہے۔ اور اسراف کی عادت سے محفوظ رہتا ہے۔ (۴) بچہ کو مقررہ وقت پر پاخانہ کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ (۵) غذا اندازہ کے مطابق دی جائے۔ اس سے قناعت پیدا ہوتی ہے۔ (۶) قسم قسم کی خوراک دی جائے۔ ہاں بچپن میں گوشت کم کھلایا جائے کیونکہ گوشت ہیجان پیدا کرتا ہے۔ (۷) بچہ بڑا ہو تو اس سے کام لینے چاہئیں۔ بچہ سے زیادہ پیار بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ زیادہ چومنے چاٹنے کی عادت سے بہت سی برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بچوں کو ڈراؤنی کہانیاں نہیں سنانی چاہئیں۔ بچہ کو اس کے دوست ماں باپ چن کر دیں۔ اور دیکھیں کہ کن بچوں کے اخلاق اعلےٰ ہیں۔ بچہ سے ادب سے کلام کرنی چاہیئے: تا وہ بھی مؤدب بنے۔ بچہ کے سامنے جھوٹ تکبر اور ترش روئی سے کام نہیں لینا چاہیئے ورنہ وہ بھی ان افعال کی نقل کرے گا۔ بچہ کو ہر قسم کے نشہ سے بچایا جائے۔ بچوں کو علیحدہ بیٹھکر کھیلنے سے روکنا چاہیئے۔ بچوں کو ننگا ہونے سے روکنا چاہیئے۔ اور بچوں کو اس بات کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ کہ وہ ہمیشہ اپنی غلطی کا اقرار کریں۔ بچہ کو آداب و قواعد تہذیب سکھاتے رہنا چاہیئے۔ بچے کی ورزش کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔

غرض اس طرح بچے کی تربیت کرنی چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ایسے بچے پیدا ہوں۔ جو امور شرعیہ کی لفظاً معناً اور عقیدتاً پابندی کریں۔ کلام الٰہی کا شوق اور ادب ان کے دل میں ہو۔ خدا تعالےٰ کا نام انہیں ہر حالت میں مؤدب اور ساکن بنا دے۔ اور دنیا میں رہتے ہوئے وہ دنیا سے الگ ہوں۔ ایسے بچے نہ گناہ میں گرفتار ہو سکتے ہیں اور نہ والدین کے لئے رنج والم کا باعث بن سکتے ہیں۔

لیکن چونکہ ایسے لوگ بھی دنیا میں بکثرت موجود ہیں۔ جو گناہوں میں گرفتار ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ان سے بچیں۔ اس لئے آپ نے ان کو بھی کئی قسم کے علاج بتائے۔ اور فرمایا کہ اس کا پہلا علاج یہ ہے۔ کہ انسان استغفار کرے۔ دوسرا علاج یہ ہے کہ اپنے اندر معرفت پیدا کرے۔ یعنی صفات الٰہیہ کا مطالعہ کرے۔ اور ان کو جذب کرنے کی کوشش کرے۔ (۳) نیکی کے نیک انجام اور بدی کے بد انجام پر غور کرے۔ اور پھر (۴) سچے دل سے توبہ کرے۔ جس میں ان چھ شرائط کا پایا جانا ضروری ہے (۱) گذشتہ گناہوں پر ندامت (۲) جو فرائض ادا کرنے سے رہ گئے ہوں اور وہ ادا ہو سکتے ہوں وہ ادا کرے۔ (۳) جن گناہوں پر خدا نے پردہ ڈال رکھا ہے ان کے علاوہ جس جس کے گناہ یاد ہوں ان سے معافی مانگے۔ (۴) جن کو اس سے نقصان پہنچا ہو ان سے حسنِ سلوک کرے۔ (۵) آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرے۔ (۶) نفس کو نیکی کی طرف راغب کرے۔

قوّتِ ارادی کو مضبوط بنانے کا علاج

اس کے علاوہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ عملی گناہ یا نیکی میں کمی کے یہ تین سبب ہوتے ہیں۔ (۱) انانیّت کی کمزوری (۲) ارادہ کی کمزوری (۳) بعض اور چیزوں کی دخل اندازی جو احساسات کو ارادہ کے قبضہ سے نکال دیں جیسے عادت ہے۔ ایک شخص جو حقے کا عادی ہے وہ چاہتا ہے کہ حقہ نہ پیئے مگر جب حقہ سامنے دیکھتا ہے۔ تو کچھ نہیں کر سکتا۔ اور عادت سے مجبور ہو کر پی لیتا ہے۔ ایسے انسان کا علاج یہ ہے کہ وہ قوت ارادی کو مضبوط اور طاقتور بنائے۔ جس کا علاج یہ ہے کہ وہ مندرجہ ذیل آیات قرآنی کو ورد میں لائے۔ اور ان کے مضامین پر اکثر غور کرے۔ (۱) ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (۲) لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (۳) نحن اقرب الیہ من حبل الورید (۴) وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔ (۵) ان عبادی لیس لک علیھم سلطان (۶) لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (۷) نحن اولیٰئکم فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الاخرۃ (۸) ولا تایئسوا من روح اللہ انہ لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون (۹) یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃً مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (۱۰) و سخر لکم ما فی السمٰوات وما فی الارض جمیعًا منہ (۱۱) محمد رسول اللہ والذین معہٗ اشداء علی الکفار رحماء بینھم (۱۲) کونوا مع الصادقین۔ (۱۳) وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افأن مت فھم الخالدون

اسی طرح حدیث یوضع لہ القبول زیر نظر رہنی چاہیئے۔ ان آیات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث کے مضامین پر غور کرنے سے قوتِ ارادی کو وہ طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ کہ وہ جذبات اور احساسات کو دبا لیتی ہے۔ ان کوششوں کے علاوہ ایک اور ذریعہ دعا ہے وہ اپنی طرف سے تمام تدابیر بروئے کار لائے اور اور پھر خدا تعالےٰ سے دعا کرے۔ کہ مجھ سے جو کچھ ہو سکتا ہے۔ وہ میں کر رہا ہوں۔ اب آپ اس میں مدد دیں تو کامیاب ہو سکتا ہوں۔

دیدۂ بینا لے کر غور کرو اور سوچو

یہ نوٹس بطور نمونہ نہایت ہی اختصار کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صرف ایک تصنیف منہاج الطالبین سے لئے گئے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان میں بھی بہت سی اہم باتیں اور ان کی تشریح طوالت کے خوف سے ترک کر دی گئی ہے۔ اگر احباب اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کریں۔ اور اس کے علاوہ مدارج تقویٰ برکات خلافت کا آخری حصہ ذکر الٰہی عرفانِ الٰہی ہستی باری تعالیٰ قبولیت دعا کے طریق احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور تقدیر الٰہی وغیرہ کتب پڑھیں۔ تو آپ پر یہ حقیقت اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ کھلے بغیر نہیں رہے گی۔ کہ خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے طریق جس تفصیل جس شرح و بسط اور جس عمدگی کے ساتھ آپ نے بیان فرمائے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مستثنیٰ کرتے ہوئے تیرہ سو سال کے عرصہ میں اور کسی شخص نے بیان نہیں کئے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ معرفت کا ایک سمندر ہے جو امڈا چلا آتا ہے۔ محبت الٰہی کا ایک طوفان ہے جو بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ملکوت الٰہی کے اسرار و غوامض ہیں کہ کھلتے چلے جاتے ہیں۔ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس کی قوتِ فکر اپنی انتہائی پرواز کے باوجود ورطۂ حیرت میں پڑ جاتی ہے اور وہ سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں دیکھتی۔ کہ اس خدا کے حضور سجدۂ شکر بجا لائے جس نے ہماری رہبری کے لئے ایسی مقدس روح آسمان سے نازل کی جو سراپا نور ہے جو سراپا پاکیزگی ہے جو سراپا طہارت ہے جو سراپا قدرت اور قربت کا نشان ہے اور جس کے پاک وجود کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا جلال اور اس کا جمال اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا پر جلوہ گر ہو رہا ہے۔ کاش دنیا دیکھے کہ وہ کس انسان کی مخالفت کر رہی ہے کاش اس کی آنکھیں کھلیں اور وہ اپنی غلطی پر پشیمان ہو کر اس مقدس انسان کے قدموں میں آگرے۔ جس کے مبارک ہاتھوں پر خدا تعالیٰ نے قوموں کا احیاء مقدر کر رکھا ہے۔

تازہ سندھی لٹریچر

میں نے "اہل اسلام کس طرح ترقی حاصل کر سکتے ہیں" کے نام کے جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین کے ٹریکٹ کا سندھی زبان میں ترجمہ شائع کیا ہے۔ اردو زبان میں اس کے دس ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ تعداد بذات خود اس کی مقبولیت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس کا ٹائیٹل پیج آرٹ پیپر اور رنگا رنگ سیاہی کے ساتھ تیار ہوا ہے۔ جس کے ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم "جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے" بذریعہ بلاک شائع کی گئی ہے۔ غرضیکہ یہ کتاب سابقہ سندھی لٹریچر میں ایک بے مثل اضافہ ہے۔ اس کی قیمت ارایک آنہ فی کاپی ہے۔ اور جناب نعمت اللہ خان صاحب امیر پراونشل انجمن احمدیہ کوٹری سے مل سکتی ہے یہ اعلان امیر صاحب پراونشل صوبہ سندھ کی اجازت سے شائع کیا گیا ہے۔

عطاء اللہ احمدی۔ جھیں آباد ضلع تھرپارکر سندھ

ضرورت استاد

۷ اور ۸ سال کے بچوں کی تعلیم کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے جو مدرسہ احمدیہ کا تعلیم یافتہ ہو اور بہتر ہو کہ مولوی فاضل ہو۔ دینیات و عقائد احمدیہ سے خوب واقفیت رکھتا ہو۔ اور خوش خلق ہو۔ تنخواہ عہ۳۰ روپے ماہوار اور خوراک و رہائش کا انتظام مفت۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں بھیجیں۔ ناظر امور عامہ و خارجہ

نئے مہمان خانہ کے لئے چندہ کا افتتاح

تمام احباب کو معلوم ہے کہ گذشتہ سال صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں مبلغ سات ہزار روپے نئے مہمان خانہ کی تعمیر کے لئے رکھے گئے تھے جو بحمد اللہ چندہ کے ذریعہ پورے ہو گئے۔ اور جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء اور مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء پر آنے والے احباب نے دیکھا ہو گا کہ خدا کے فضل سے تین نہایت عمدہ کوارٹر پرانے مہمان خانہ کے پاس تعمیر ہو گئے ہیں لیکن ایک نہایت تکلیف دہ کمی رہ گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کوئی موزوں اور وسیع کمرہ اب ہمارے پاس موجود نہیں۔ جس میں ایک وقت میں پچاس آدمی بھی بیٹھ کر آسانی سے کھانا کھا سکیں چنانچہ اکثر احباب کو معلوم ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے موقعوں پر مدرسہ احمدیہ کے کمرے عاریۃً لئے جاتے ہیں۔ اور مشکل سے گذارہ ہوتا ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ایک ایسا کمرہ بنایا جائے۔ جس میں بیک وقت دو سو اشخاص بیٹھ کر کھانا کھا سکیں میں نے یہ ضرورت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کی۔ تو حضور نے ایسے کمرہ کی تعمیر کی منظوری عطا فرمائی۔ اور یہ ارشاد فرمایا کہ بجٹ ۳۸-۱۹۳۷ء میں اس کے لئے تین ہزار روپے کی گنجائش رکھی جائے اور اس تین ہزار کے لئے خاص چندہ کر لیا جائے۔ اس ارشاد کے ساتھ حضور نے اپنی طرف سے ایک سو روپیہ نقد چندہ عطا فرمایا۔ اس لئے میں آج اس چندہ کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبارک چندہ سے افتتاح کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ جلد سے جلد تین ہزار روپیہ کی رقم پوری ہو جائیگی اور جلسہ سالانہ پر ہمارے احمدی احباب ہمارے تجویز کردہ وسیع ڈائیننگ ہال یعنی کھانے کے کمرہ کو دیکھ کر خوش ہونگے۔ جماعت کے ذی ثروت احباب خصوصیت سے میرے مخاطب ہیں۔ کہ اگر صرف انتیس احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ اس چندہ میں شریک ہو کر ایک ایک سو روپیہ عنایت فرما دیں۔ تو جلد سے جلد ہمارا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ اور ایک ایک سو روپیہ دینے والے ہماری دلی دعائیں لینے کے علاوہ اس فخر کے جائز طور پر حامل ہونگے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ ایک خاص چندہ میں ایک خاص رقم دے کر شامل خیر ہوئے ہیں مجھے کامل وثوق ہے۔ کہ میری اس تحریک کو نہایت اخلاص اور محبت اور توجہ سے پڑھا جائے گا۔ کیونکہ میں نے بھی اخلاص اور احباب سے قلبی محبت کے ساتھ اسے لکھا ہے اور میرا ذی ثروت احباب کو خصوصیت سے مخاطب کرنے کے یہ معنے نہیں کہ دوسرے احباب اس چندہ میں حصہ نہ لیں۔ یا یہ کہ میں انہیں تحریک نہیں کرتا۔ بلکہ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقلید میں اور حضور کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے صرف انتیس احباب ایک ایک سو روپیہ عنایت فرما دیں۔ تو رقم پوری ہو کر ضرورت ہی نہیں رہتی۔ کہ کسی اور صاحب سے چندہ لیا جائے۔

تمام احباب اس چندہ کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو بھیج دیں اور تصریح کر دیں۔ کہ یہ نئے مہمان خانہ کے لئے ہے۔ اب میں پہلی قسط اس چندہ کی شائع کرتا ہوں۔ احباب کرام جلد سے جلد اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

1431

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر شمار	نام معطی	رقم	کیفیت
۱	حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	ایک سو روپیہ	حضور نے یہ رقم نقد عطا فرمادی ہے
۲	جماعت موضع اودے پور کٹا ضلع شاہجہانپور	صہ؍	تفصیل یہ ہے:- سید محمد قاسم ۶؍ - الطاف حسین عہ؍ منتھو خان ۸؍ امام علیخاں ۸؍ اہلیہ الطاف حسین ۴؍ اہلیہ ثانیہ الطاف حسین ۴؍ سخاوت خاں ۲؍ مبارک احمد ۲؍ انوار حسین ۲؍ سخاوت ۲؍

اب باقی اٹھائیس سو پچانوے روپے رہ گئے ہیں - امید ہے کہ میری اس تحریک کو پڑھتے ہی دوست فوری توجہ فرمائیں گے ۔ سید محمد اسحٰق ناظر ضیافت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نئی جماعت بنانے کی کیا ضرورت تھی؟

سوال:- ساگر (جنوبی ہند) سے ایک غیر احمدی دوست لکھتے ہیں:-

"میں حضرت مرزا صاحب کی کتب دیکھ رہا ہوں - حضرت مرزا صاحب نہایت ہی اعلےٰ درجہ رکھتے ہیں - لیکن الگ جماعت بنانے کی ضرورت نہیں - کیونکہ الگ جماعت کی اس وقت تک ضرورت ہوا کرتی تھی - جب تک مستقل انبیاء کی ضرورت ہوتی تھی - لیکن حضرت مرزا صاحب تو متبع ہیں - ان کے لئے الگ جماعت کی کیا ضرورت تھی - رسول ؐ کی جماعت ہو کر جماعت میں جماعت کیسی؟

حضرت مرزا صاحب اپنی تائید میں جو قرآنی دلائل لاتے ہیں وہی دلائل لاہور والے حضرت مرزا صاحب کے خلاف استعمال کرتے ہیں - یہ بھی ناپسند چیز ہے - میں الفضل باقاعدہ دیکھتا ہوں آپ میرے سوال کا جواب بذریعہ الفضل دیں"

جواب:- سب سے پہلے اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ الگ جماعت بنانے کی کیا ضرورت ہے - اور کیوں انبیاء علیحدہ جماعت بناتے ہیں - اس کے بعد یہ سوال حل کرنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الگ جماعت بنانی چاہیئے - یا نہیں - میں سوال کرنے والے دوست سے متفق ہوں - کہ حضرت مرزا صاحب مستقل نبی نہ تھے - بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ کے تابع امتی نبی تھے - اور میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں - کہ اگر صحیح معنوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت موجود ہو - تو ہر مومن کو اسی میں شامل ہونا چاہیئے - اس جماعت کی موجودگی میں کوئی اور جماعت نہ بنانی چاہیئے - لیکن افسوس میں یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ مستقل انبیاء کے علاوہ کسی نبی کو جماعت بنانے کی ضرورت نہیں - مذہبی جماعت بنانے کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم عقیدہ اور ایک مدعا کے لئے کوشش کرنے والوں کو ایک مرکز کے گرد اکٹھا کیا جائے - تاکہ وہ اپنی جدوجہد کو رنگ میں ترقی دے سکیں نیز ایک مدرس اور پاکباز انسان کے ہاتھ پاکیزگی اور روحانیت میں کامل ہو سکیں جماعت بنانے کا یہ مقصد صرف مستقل انبیاء سے مخصوص نہیں - بلکہ ہر نبی خواہ غیر مستقل ہی کیوں نہ ہو - ضرور جماعت بنائے گا - کیونکہ بہر حال نبی کا کام تزکیۂ نفوس اور تعلیم کتاب ہے - اور اس کے لئے جماعت بندی ضروری ہے - سب متبعین کو ایک مرکز پر لانے کے لئے بھی جماعت کا وجود ضروری ہے - علیحدہ جماعت کیا ہے؟ اس بات کا اعلان ہے کہ یہ لوگ دنیا سے روحانیت میں ترقی یافتہ ہیں - اور خدمت خلق کے لئے ایک رہنما کے زیر ہدایت کام کر رہے ہیں - کیا یہ غرض صرف مستقل انبیاء سے ہی وابستہ ہے؟ نیز کیا آج اس کی ضرورت نہیں؟ یقیناً ہے - بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں بھی جماعت بنانے کی ضرورت نہ تھی تب بھی آج اس کی ضرورت ہے - تاکہ صحیح العقیدہ اور خدمت دین کے لئے نفوس و اموال پیش کرنے والے مجاہدین کی جماعت علیحدہ ہو - اور وہ اس آخری دور میں اسلام کی صحیح تعلیم کو آسمانی قرنا کے ذریعہ سے اکناف عالم تک پہنچائیں قرآن مجید فرماتا ہے - کونوا مع الصادقین سچوں کے ساتھ ہو جاؤ - دیکھئے یہ نہیں فرمایا - کہ مستقل انبیاء کے ساتھ ہو جاؤ - بلکہ عام لفظ صادق رکھا ہے - ہود، شعیب اور صالح علیہم السلام

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

جاوا میں سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کی اشاعت

اسلامی اصول کی فلاسفی کا ملائی اور چینی زبان میں ترجمہ

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایام زیر رپورٹ میں تبلیغ کے بہترین مواقع حاصل ہوئے اور ایک نئے علاقہ میں ہفتہ بھر دورہ کرنے کا موقعہ ملا - اور بہت سے احباب نے صداقت کو قبول کیا باقی تمام احمدی احباب بھی اخلاص سے تبلیغ میں مصروف ہیں - اسلامی اصول کی فلاسفی کا ملائی ترجمہ شائع ہو کر سماٹرا سے یہاں بھیجا گیا - اسی طرح اس ماہ میں مکرمی شیخ عبدالواحد صاحب مجاہد چین نے اسلامی اصول کی فلاسفی کے چینی ترجمہ کی ایک کاپی بطور نمونہ روانہ کی اور انشاء اللہ بہت سی کتب ان سے منگوائی جائینگی - تا یہاں چینی معززین میں تقسیم کی جائیں - جو جاوا میں ہزاروں کی تعداد میں آباد ہیں - اس ماہ میں سرو بایا شہر سے شائع شدہ ایک عیسائی رسالہ "آپی دیکر" نے احمدیت کے متعلق ایک لمبا مضمون شائع کیا اس رسالہ میں ہماری طرف سے دو اشتہارات بھی درج کئے گئے ہیں - جو یوم التبلیغ کے موقعہ پر جماعت تاسیک ملایا کی طرف سے شائع کئے گئے تھے جن میں ایک کا عنوان مسیح کی آمد ثانی ہے - اور دوسرا ہمارے مبلغ چین جناب مولوی عبدالغفور صاحب کا تحریر کردہ مضمون Bible in China ہے اس رسالہ نے عیسائیوں کو متنبہ کیا ہے - کہ اب جاوا میں Ahmadia Young men association کا پروپیگنڈہ ہو رہا ہے - مشنریوں کو اپنا فکر کرنا چاہیئے

نئے علاقہ میں دورہ

گذشتہ ہفتہ کے شروع میں میں تہاسیا سے روانہ ہو کر گرادر جاجر سے ہوتا ہوا علاقہ سوکا بھومی میں پہنچا - اور وہاں کے شہروں گمانڈا سول گگر بزنگ رسنڈنگ کابو اور راجا گو تنگ کا دورہ کیا - چونکہ اس علاقہ میں سونڈی زبان بولی جاتی ہے - اس لئے اکثر موقعوں پر میری گفتگو کا ترجمہ سونڈی زبان میں کیا جاتا - اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس دورہ کے نتیجہ میں چھ اشخاص داخل احمدیت ہوئے -

تقسیم لٹریچر

اس علاقہ میں ۲۰ کے قریب احمدیہ رسالے تقسیم کئے گئے اور احباب نے نہایت ہی خوشی سے قبول کئے -

انفرادی ملاقاتوں میں سے چند قابل ذکر ہیں - پہلی ملاقات ایک کمیونسٹ عورت سے ہوئی - یہ یہاں کے ایک مشہور اخبار "سیپیا تاہونن" کے ایڈیٹر کی بیوی ہیں - دوسری ملاقات سینڈنگ بایو میں محکمہ جنگلات کے ایک افسر سے ہوئی ان کا نام کرتا سوڈار ہا ہے - تیسری ملاقات گگر بزنگ کے ایک رئیس زمیندار سے ہوئی جو دہریہ خیالات رکھتے ہیں - اسی طرح اور بھی بہت سے احباب سے ملاقاتیں ہوئیں جن کا بہت اچھا اثر ہوا

۴ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے - اوران کے شکوک کو رفع فرمائے - سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تحریر شدہ ہے اس کا ملائی زبان میں ترجمہ ختم ہو چکا ہے - اور انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب شائع کی جائیگی - اسی طرح اور بہت سی کتب کا ترجمہ ڈچ زبان میں ختم ہونے کے قریب ہے - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ ان تراجم کو شائع کر سکیں -

چھوٹے انبیاء رہیں سے شمار کئے جاتے ہیں۔ مگر قرآن مجید ان میں سے ہر ایک کی تکذیب کو جملہ انبیاء کی تکذیب قرار دیتا ہے۔ کیونکہ در اصل سب نبی ایک نور سے حصہ لیتے اور ایک ہی خدا کی طرف بلاتے ہیں۔ جو شخص اپنے وقت میں ظاہر ہونے والے نہ ... انکار کرتا ہے۔ اس کے پاس کیا ثبوت ہے کہ اگر وہ گذشتہ کسی نبی کے زمانہ میں ہوتا تو اس کی تکذیب نہ ...

قرآن مجید نے سورۃ الواقعہ میں فرمایا ہے۔ ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین۔ ایک جماعت اسلام کے آغاز میں ہوگی اور ایک اس کے آخر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں جماعتوں کو اپنی امت کے حصے قرار دیا ہے۔ (تفسیر اتقان) سورۃ جمعہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے گروہ کی تربیت کے لئے بھی روحانی رنگ میں جلوہ فرما ہونگے۔ حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ (مشکوٰۃ) کہ میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے۔ لوگ نہیں جانتے کہ اس کا اول زیادہ بہتر ہے یا آخر

ان آیات واحادیث سے ظاہر ہے۔ کہ آخری زمانہ میں اسلام میں ایک غیر معمولی انتعاش پیدا ہونے والا تھا۔ اور جبکہ آیات واحادیث صراحتاً دلالت کرتی ہیں یہ تمام حرکت جدیدہ مسیح موعود کی آمد سے وابستہ تھی۔ دوسری طرف قرآن مجید اور احادیث جماعت میں شامل ہونے کی ازبس تاکید کرتے ہیں۔ یوں بھی غور فرمائیں۔ کہ اگر مسیح موعود آتے اور اپنی الگ جماعت نہ بناتے تو موجودہ فرقوں میں سے کس فرقہ کے ساتھ شامل ہوں؟ اور کیا اس صورت میں دوسرے فرقوں والے اس کی فرقہ بندی کے شاکی نہ ہونگے؟ نیز سوچیں جب کہ دنیا بیمار ہے۔ اس کے عقائد غلط ہیں اس کے اعمال نادرست ہیں۔ تو کیونکر ممکن ہے کہ مسیح موعود آتے اور لوگوں کو ان غلطیوں سے نکال کر علیحدہ جماعت قائم نہ کرے؟ کیا تندرستی کے قریب پہنچنے والوں کو متعدی امراض کے مریضوں میں رکھنا دانشمندی ہے؟ ہاں اگر آج صفحہ دنیا پر ایسی جماعت موجود ہوتی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی جماعت ہوتی تو نئی جماعت کی بنیاد رکھنے کی ضرورت نہ تھی لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ ایسی کوئی جماعت آج موجود نہ تھی۔ ورنہ مسیح موعود کے آنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ سو اس آخری زمانہ میں مسیح موعود کو علیحدہ جماعت بنانے کے لئے اسی لئے ضرورت پیش آئی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی متبع جماعت موجود نہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مستقل نبی نہیں اسی لئے آپ کی جماعت مستقل جماعت نہیں بلکہ وہ در حقیقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کی ظل ہے۔ ان کے نقش قدم پر چلنے والی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ جب امت کے بکثرت فرقے ہو جائیں گے۔ تو وہی فرقہ حق پر ہوگا۔ جو ما انا علیہ واصحابی کا مصداق ہوگا۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ضروری تھا۔ کہ قرآن مجید کی سچی خادم جماعت بناتے اور وہ جماعت یقیناً دیگر فرقوں سے علیحدہ جماعت ہی ہو سکتی ہے۔

آپ نے اہل لاہور کے جس طرز عمل کو ناپسند فرمایا ہے۔ وہ واقعی ناپسندیدہ ہے۔ ایک مقدس انسان کو حکم وعدل مان کر اس طرح اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں۔ مگر چونکہ گذشتہ انبیاء کے ماننے والوں میں سے بھی ان کی وفات کے بعد بعض لوگ مخالفانہ رویہ اختیار کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں کا یہ طریق عمل بہت زیادہ تعجب خیز نہیں۔

خاکسار:۔ ابو العطا جالندھری۔

ہاکی کے کھلاڑیوں سے گزارش

مینر ہاکی ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے کیلئے ہاکی کے کھلاڑی تمام احمدی نوجوانوں کی خدمت گزارش ہے کہ وہ اپنے ہاں سے دوسرے لوگوں کو ترغیب دیکر اس ٹورنامنٹ میں شرکت کے لئے ٹیمیں بھجوائیں۔ کیونکہ اس طرح اول تو ان کھلاڑیوں کے لئے کھیل کا عمدہ موقعہ مل جائے گا۔ دوسرے انہیں مرکز کے حالات اور احمدیت کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کا موقع مل جائیگا فیس داخلہ پانچ روپے ہے اور ہر دوسری ٹیم کے لئے تین روپیہ ہوگی جو ۲ اکتوبر تک سیکرٹری کو پہنچ جانی چاہیئے۔ ٹورنامنٹ ۱۰ اکتوبر سے ۱۵ اکتوبر تک دسہرہ کی تعطیلات میں ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایکماہ میں انگریزی آجائیگی

جو لوگ انگریزی اخبارات نہیں پڑھ سکتے جو طلبار انگریزی میں کمزور ہیں جو بغیر استاد انگریزی میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ ہماری انگلش ٹیچر کا اگر ایک سبق روزانہ یاد کر لیا کریں تو ایکماہ میں انگریزی کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو جائیگا اگر کوئی شخص انگریزی کا ایک حرف بھی نہ جانتا ہو تو اس کتاب کی مدد سے وہ انگریزی کا ماہر ہو جائیگا قیمت ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ ایم۔ اے فاروقی اینڈ کمپنی نئی سڑک دہلی

سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایک کام ہے جس میں نفع قریباً یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ فوراً مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کے لئے روپیہ دیا تھا۔ ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۱۹۳۷ء میں تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہوگی۔ وہ بھی اس وقت واپس کر دیا جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ

محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کیوں نہیں کہتے

اگر وہ ہر مہینہ ماہواری ایام کی سخت تکلیف اٹھاتی ہے۔ اور ایام رک رک کر یا درد کیساتھ آتے ہیں۔ یا زیادہ یا کم آتے ہیں۔ یا ایام کے دنوں میں اسکے ناف تلوں میں کمر میں یا اور کہیں درد ہوتا ہے۔ یا ایام ماہواری کئی برس سے بند ہیں۔ یا ایام کی بیقاعدگی کے باعث وہ غریب ہر مہینہ کئی روز تک تڑپ تڑپ کر کاٹتی ہے۔ یا ایام ماہواری کے دنوں میں سفید رطوبت بھی خارج ہوتی ہے۔ تو اس کو تم یہ کیوں نہیں بتا دیتے کہ ان تمام تکلیفوں کا نہایت سریع التاثیر اور بیحد کارگر علاج یہ ہے۔ کہ ایسی عورت صرف ایک شیشی دوا کورس استعمال کرے۔ دوا کورس ماہواری ایام کو ایسا باقاعدہ کر دیتی ہے۔ اور ایسا باندھ دیتی ہے۔ کہ یہ دوا استعمال کرنیکے بعد عورت کو ہر مہینہ مقررہ وقت پر صحیح تعداد میں بغیر کسی درد اور تکلیف کے ماہواری ایام آنے لگتے ہیں۔ اور عورت ہر مہینہ نہایت آسانی کیساتھ ایام حیض سے فارغ ہو جاتی ہے۔ لطف یہ کہ ایام کے زمانہ میں بھی عورت کے دل پر فرحت اور امنگ محسوس ہوتی ہے۔ دوا کورس کا یہ سو فیصدی کامیاب اثر دیکھ کر ملک کے بیشمار ڈاکٹر اور حکیم اپنے مریضوں کو اس دوا کے استعمال کا مشورہ دے رہے ہیں۔ اور ابتک ہزارہا عورتوں کو یہ دوا تندرست کر چکی ہے۔ کیونکہ اسکے استعمال سے ایام ماہواری باقاعدہ بغیر تکلیف کے آنے لگتے ہیں۔ قیمت ایک شیشی کورس دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) محصولڈاک سات آنے۔

منگوانے کا پتہ:۔ لیڈی ڈاکٹر زنانہ دواخانہ پی بکس نمبر ۳۴ دہلی۔

LADY DOCTOR. ZANANA DWAKHNA. P. BOX 34 DELHI

احمدی ٹائپسٹ اور شارٹ ہینڈ کو اطلاع

۹۰ کی رفتار پر ٹائپ اور شارٹ ہینڈ جاننے والے احمدی دوست میرے نام بہت جلد درخواستیں بھیجیں تنخواہ کا گریڈ ۳۵-۱/۲-۱-۶۰ اور ۳-۳-۹۰ ہے۔ درخواست بر ۵ آ کے آگے جگہ چھوڑ دیں مقامی امیر کی تصدیق علیحدہ کاغذ پر ضروری ہے۔ اپنے سرٹیفکیٹ وغیرہ کی نقول بھی ہمراہ ہوں۔ عبدالوحید سلیم دفتر میونسپل الیکشن آفیسر پنجاب ۳۔ بیئر روڈ لاہور۔

کمزور مرد۔ ساٹھ سالہ بوڑھے۔ غلط کار نوجوان

امرت بوٹی رجسٹرڈ

استعمال کریں۔ امرت بوٹی کثیر التعداد بوٹیوں کا جوہر ہے۔ جریان۔ سرعت۔ کثرت احتلام کو روک کر منی کو گاڑھا کرتی ہے۔ بواسیر کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے۔ بغیر پرہیز ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ۱۰۰ گولی مع امرت طلاء ۲/۱۲/۱۰ ۵۰ گولی بغیر امرت طلاء ۱۲/-

منیجر احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر چھاؤنی

ضرورت رشتہ

ایک احمدی قریشی پرائمری پاس سلیقہ شعار امور خانہ داری سے واقف لڑکی کے لئے جس کی عمر ۱۶-۱/۲ سال ہے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا شریف متقی برسرروزگار ہو۔ قریشی یا سید خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔ صرف ضلع جہلم گوجرانوالہ سیالکوٹ یا خاص قادیان کے باشندگان درخواست کریں۔ خط و کتابت بنام ش ع معرفت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل ہو۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اسکے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (۲ع)

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

۱۰۰ سالہ بزرگ کی نصیحت

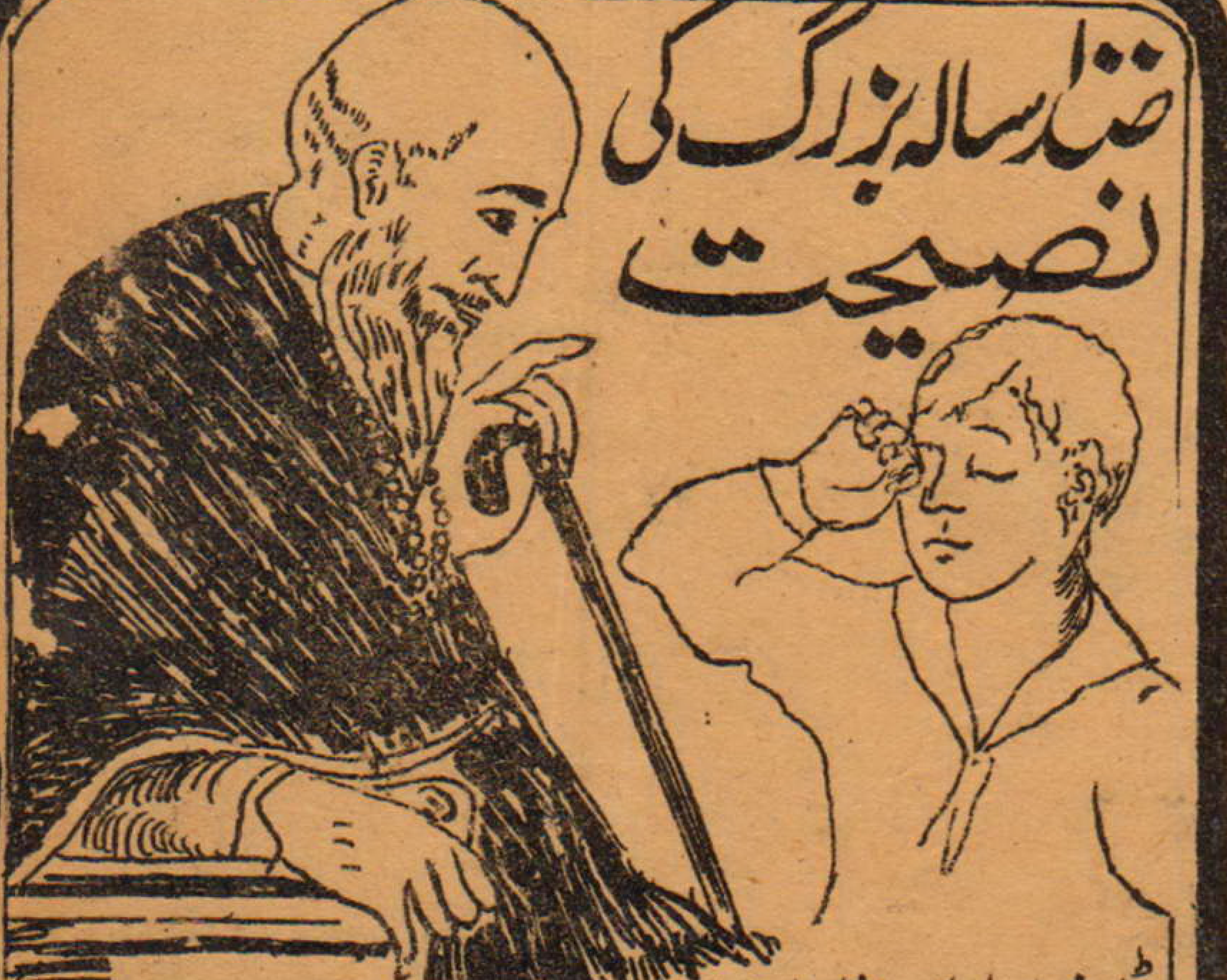

بیٹا! خبردار ہراساں، پریشان اور مایوس نہ ہو۔ اللہ کو یاد کر۔ خدا نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے۔ جس رستم کی شجاعت۔ حاتم کی سخاوت اور نوشیرواں کا عدل مشہور ہے۔ اسی طرح ہاں اسی طرح قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ دنیا میں مشہور

ہے۔ جو فی الواقعی سرموں کا سرتاج ہے۔ اسکو استعمال کرو اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو گے

فی تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر شفاخانہ رفیق حیات منارہ والی مسجد قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

کلکتہ ۱۵ ستمبر۔ آج بنگال لیجسلیٹو کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے خواجہ سر ناظم الدین ہوم منسٹر نے کہا۔ کہ ضلع چٹاگانگ کے ۲½ ہزار نوجوانوں پر ان سرگرمیوں میں حصہ لینے کی بنا پر کسی نہ کسی شکل میں پابندی عائد ہے۔ جن سے تشدد کی تحریک کو فروغ ہونے کا احتمال ہے۔ ان اشخاص کی تفاصیل حسب ذیل ہے۔ جن اشخاص پر نظر بند کیمپ سے رہائی کے بعد مشروط پابندی عائد ہے۔ ۵۱ جو اپنے گھروں میں نظر بند ہیں۔ ۵۹ جو دیہات میں نظر بند ہیں ۲ جو اشخاص قانونِ انسداد دہشت انگیزی کے ماتحت نظر بند ہیں۔ ۸۰ جن پر کریمنل لاء ایمنڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت پابندیاں عائد ہیں۔ ۷ ان کے علاوہ ان اشخاص کی جنہیں مختلف شناختی کارڈ رکھنے کا حکم ہے۔ کل تعداد ۲۱۳۰۱ ہے

مدراس ۱۵ ستمبر۔ مدراس گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ موپلہ بغاوت ایکٹ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس اعلان پر ۱۴ ستمبر سے عمل درآمد شروع ہو گیا ہے۔

شملہ ۱۵ ستمبر۔ یکم اکتوبر کو فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے چیف جسٹس اور ۲ جج گورنر جنرل کے سامنے حلف وفاداری لیں گے۔ اور اسی دن فیڈرل کورٹ قائم ہو جائے گی۔

ٹوکیو ۱۵ ستمبر۔ جب سے چین اور جاپان کی جنگ شروع ہوئی ہے اس قدر گھمسان کی جنگ کبھی نہیں ہوئی۔ جس قدر آج ہنوتان کے میدانوں میں شروع ہو گئی ہے جاپان نے تین لاکھ چینی فوجوں پر عام یورش کا آغاز کر دیا۔ اور لگاتار پچاس میل کے محاذ پر لڑائی شروع ہو گئی حملہ زیادہ تر ان افواج پر کیا جا رہا ہے جو پیکنگ ہانکو ریلوے کے ساتھ خیمہ زن [illegible] ہیں۔ جاپانی فوجوں کا دعویٰ [illegible] دل نے چینی افواج کو ان [illegible] پر سے ہٹا دیا ہے [illegible] نانگ ٹنگ کو عبور کر کے

وہ کئی چینی شہروں پر قابض ہو چکے ہیں

پونہ ۱۵ ستمبر۔ آج بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں جنرل ایڈمنسٹریشن کے متعلق تخفیف کی ایک تحریک کے سلسلہ میں ہوم منسٹر نے کہا۔ کہ کانگریس گورنمنٹ انتخابی مینی فیسٹو کے ایک ایک لفظ پر قائم ہے، کانگریس ڈیموکریسی کی حامی ہے۔ اور عدم تشدد میں اس کا اعتقاد غیر متزلزل ہے۔ یہ اس کی پالیسی نہیں بلکہ عقیدہ ہے۔ جب تک کانگریس گورنمنٹ برسرِ اقتدار ہے۔ کسی سیاسی کارکن کو نہ ہتھکڑی لگائی جائے گی نہ اسے وحشی مجرموں کی طرح رسوں سے باندھ کر بازاروں میں لے جایا جائیگا۔ اگر کوئی ایسا کرے تو گورنمنٹ افسران متعلقہ کے خلاف مکمل اختیارات استعمال کرے گی۔

لاہور ۱۵ ستمبر۔ آج صبح دیانند آیورویدک کالج کے طلباء نے ہڑتال کر دی۔ ہڑتال کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ طلباء کو پرنسپل کے خلاف چند شکایات تھیں۔ چنانچہ انہوں نے کالج کی مینجنگ کمیٹی کو ایک درخواست دی کہ ایک انکوائری کمیٹی بنا کر طلباء کے مطالبات پر غور کیا جائے۔ لیکن مینجنگ کمیٹی نے کچھ نہ کیا۔ لڑکوں سے ہمدردی کے طور پر کالج کے وائس پرنسپل ڈاکٹر آرا نند نے استعفیٰ دیدیا۔

ایبٹ آباد ۱۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی وزارت کے زیر ہدایت وزراء سپیکر اور ڈپٹی سپیکروں کی تنخواہوں کا بل از سر نو مرتب کیا جا رہا ہے۔ بل میں وزرا اور سپیکر کی تنخواہ ۵۰۰ روپے ماہوار اور ۱۵۰ روپے الاؤنس مقرر کی گئی ہے۔ ہاؤس الاؤنس مقرر نہیں کیا گیا۔ ڈپٹی سپیکر کی تنخواہ ۱۰۰ روپے ماہوار مقرر کی گئی ہے۔ پارلیمنٹری سیکرٹریوں کی تنخواہوں کا بل بھی زیر ترتیب ہے۔ پارلیمنٹری سیکرٹریوں کی تنخواہ تین تین سو روپے ماہوار مقرر کی گئی ہے۔ کل پانچ سیکرٹری مقرر کئے جائیں گے۔

جنیوا ۱۴ ستمبر۔ فلسطین کے متعلق لیگ کونسل کا جو اجلاس منعقد ہوا اس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن وزیر خارجہ نے اس بات پر زور دیا۔ کہ حکومت برطانیہ فلسطین کی تقسیم کی کسی خاص سکیم تقسیم یا اس کی تفصیل کی پابند نہیں ہے فی الحال میں کونسل سے صرف اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ حکومت برطانیہ کو اس بات کا اختیار دیا جائے۔ کہ اگر ممکن ہو۔ تو عربوں اور یہودیوں کے نمائندوں سے تعاون کر کے ایسی سکیم کی تفاصیل کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ ہاں شرط یہ رہے۔ کہ لیگ کی کونسل کی منظوری کے بغیر کسی بھی سکیم کو عملی جامہ نہ پہنایا جا سکے۔ اس بارہ میں حکومت برطانیہ اس طریق کار پر عمل کرنا چاہتی ہے۔ کہ اگر کونسل میری پیش کردہ پالیسی کو پسند کرے۔ تو پھر فلسطین کا معائنہ کرنے اور عربوں و یہودیوں سے گفت و شنید کرنے کے لئے ایک اور کمیشن مقرر کی جائے۔ تاکہ وہ برطانوی حکومت کے پاس تقسیم کے متعلق مفصل سکیم کی تجاویز بھیج سکے۔

پٹنہ ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بہار گورنمنٹ اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں بہار کے قانون مزارعین میں ترمیم کا بل پیش کرے گی۔ اس بل کا مقصد بہار کے مزارعین کی بہت سی شکایات کو دور کرنا ہے۔

پٹنہ ۱۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بہار گورنمنٹ روپے کی کمی کی وجہ سے اس سال بندش شراب کی سکیم پر عمل کرنے کو تیار نہیں۔ گورنمنٹ اس غرض کے لئے کسی قسم کا قرضہ لینا بھی نہیں چاہتی۔

جنیوا ۱۳ ستمبر۔ حکومت چین نے لیگ کے پاس جو اپیل کی ہے اس میں اس نے بتایا ہے۔ چین کی سرزمین پر جاپانی افواج نے جو جارحانہ حملہ کیا ہے وہ صاف طور پر معاہدہ لیگ کے آرٹیکل دہم کی خلاف ورزی کر کے کیا گیا ہے اور اس نے معاہدہ کی دفعہ یازدہم کی بھی خلاف ورزی کی ہے۔ اس دفعہ کی رو سے لیگ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جنگ چھڑ جانے یا جنگ کا خطرہ پیدا ہو جانے کی حالت میں جو کارروائی قرین دانشمندی سمجھے اسے سرانجام دے اس لئے یہ معاملہ ایسا ہے۔ جس کا تعلق سراپا لیگ کے ساتھ ہے۔

لاہور ۱۴ ستمبر ۱۹۳۷ء۔ میں پنجاب گورنمنٹ نے مختلف ڈسٹرکٹ بورڈوں سے آراء طلب کی تھیں۔ کہ اگر صوبہ میں انسداد گداگری کے متعلق ایک قانون نافذ کر دیا جائے تو انہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا۔ گذشتہ پنجاب کونسل میں بھی اس قانون پر زور دیا جاتا رہا۔ لیکن معاملہ کھٹائی میں پڑا رہا۔ لیکن اب معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تندرست اور ہٹے کٹے بھکاریوں کے لئے گداگری کرنا قانوناً ممنوع قرار دے دیا جائے گا۔ اور انہیں گرفتار کر کے جرمانوں کی سزائیں دلوانے اور انہیں جبراً سرکاری کاموں پر مثلاً روڑی کوٹنے یا کاغذ تیار کرنے کے کاموں پر لگوا دیا جائے گا۔ کوڑھی اندھے۔ اپاہج اور دیگر ناکارہ گداگر اس قانون کے اطلاق سے مستثنیٰ ہونگے۔

پٹنہ ۱۴ ستمبر۔ بہار وزارت نے یہ حکم دیا ہے کہ خاص رقبہ جات میں مزارعین کو لگان کی معافی دینے کے سوال کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ جونہی تحقیقات ختم ہو جائے گی گورنمنٹ اس کے نتائج کے مطابق قدم اٹھائے گی۔ اور اس سلسلے میں مزارعین کے متعلق ترمیمی بل کے پاس ہو جانے کا انتظار نہیں کرے گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی